مولای صل وسلم دائما ابدا　　درس حدیث　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہ حامدیہ قدوسیہ چشتیہ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

سپرٹ کا حکم، خمر اور شراب میں فرق
ائمہ کی تحقیقات

حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۳۱ سائیڈ بی، ۸۴-۳-۹

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وّ آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! یہاں یہ گفتگو چل رہی تھی جس کا موقع اصل میں بعد میں آئے گا کہ یزید پر الزام تھا کہ وہ شراب پیتا ہے اس کے بارے میں مَیں نے آپ کو بتلایا کہ بہت واقعات اس طرح کے ہوتے رہے ہیں جس کی وجہ اُن کی اپنی تھی کہ نبیذ مثلاً ان کی زندگی میں اُن کے کھانے پینے کی ایک چیز تھی اور وہ مختلف النوع ہوتی ہے۔ ہلکی تیز جیسے کسی کا مزاج ہو بس ویسے ہی وہ اُس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس میں مَیں نے واقعات سُنائے تھے۔ آپ کو کافی عرصہ تو شراب منع ہی نہیں ہُوئی۔ شراب کی ممانعت جو ہُوئی ہے وہ بھی اُحد کے میدان کے بعد ہوئی تو جب اُحد کی جنگ ہوتی ہے اس میں شہید ہونے والوں نے شراب پی تھی۔ پھر بعد میں شراب کی ممانعت ہوتی ہے مگر نبیذ منع نہیں ہُوئی۔

نبیذ کے بارے میں تنبیہ

نبیذ کے بارے میں یہ ہدایت ہوگئی کہ ایسے برتن میں نہ بناؤ کہ جس کے مسامات بند ہوں جیسے روغنی برتن ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ ممانعت نہیں

نشہ کی سزا

اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں نشہ کے ایسے کیس ہوئے ہیں مگر اُن کی سزا یہ نہیں ہوئی کہ ایسی سخت سزا دی جائے بلکہ کچھ مار پٹائی کر دی جاتی تھی توہین جس سے ہو جائے۔ ذلّت ہو جائے۔ یہ رہا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور تک بھی یہی رہا ہے۔

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں اس قسم کے واقعات زیادہ سُننے میں آئے تو پھر اُنھوں نے سوچا اور مشورہ کیا صحابۂ کرام سے کہ ایسی صُورت میں کیا کیا جائے۔

مشورہ حضرت علی رضؓ کی رائے

تو صحابہ کرامؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات کو پسند کیا اُنھوں نے کہا کہ جب آدمی نشہ میں ہوتا ہے تو وہ بولتا ہے، بکواس کرتا ہے اور جب وہ بکواس کرتا ہے تو اُسے یہ نہیں پتہ چلتا کہ مَیں نے کیا کہا ہے اس پر کیا الزام لگا دیا ہے تو اُس آدمی کو جو شراب پیتا ہے زیادہ سے زیادہ جو سزا دی جا سکتی ہے وہ یہ دی جا سکتی ہے جو کسی پر الزام لگانے پر ہوتی ہے یعنی حدِ قذف افترا۔

صحابہ کے مجمع نے قیاس کو پسند کیا

تو اُسے پسند کر لیا اور پھر یہی سزا مقرّر کر دی گئی۔

کوڑے میں احتیاط

اکہرا کوڑا ہو تو اسّی اور دوہرا ہو تو چالیس، اتنے لگا دیئے جائیں مگر اُس میں پیشِ نظر یہی رہتا ہے کہ زخم نہ آنے پائے خُون نہ نکلنے پائے اگر زخم ہو گیا، خُون نکل آیا تو پھر یہ طریقہ جو ہے اسلامی نہیں ہوگا بلکہ ایسے آدمی کو پکڑ لیا جائے گا کہ یہ تُو نے کیا کیا تجھے جب کوڑے لگانے نہیں آتے تو تُو نے ایسی حرکت کیوں کی۔ ہاتھ بھی اُس کے کُھلے چھوڑے جائیں گے وہ اپنا بچاؤ کر سکتا ہے وہ (جلاد) اپنا کام کرتا رہے گا لگاتا رہے گا اور وہ اپنا بچاؤ کرتا رہے گا اور ایک ہی جگہ نہیں مارنے بلکہ متفرق جگہوں پر مارنے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ لوگ دیکھیں اور شرمندگی ہو۔

اسلامی ماحول

کیونکہ اسلامی ماحول جو ہوتا ہے اس میں یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو گالی نہیں دے سکتا تو جتنے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں سب کے سب عادی ہوتے ہیں اس بات کے کہ اُنھیں کوئی بُرا لفظ بھی نہ کہے وہ بُرا لفظ سُننے کے بھی عادی نہیں ہوتے۔ ایسے ماحول میں اتنا بڑا کام کہ اُسے لا کر پٹائی کی جائے۔ سب کے سامنے برسرِعام اور الزام جو اس پہ ہے اُس کا ثبوت ہو اور وہ سُنایا جائے کہ اس نے یہ جُرم کیا تھا یہ ثابت ہو گیا اس لیے اس کو برملا یہ سزا دی جا رہی ہے تو اس سے

لوگوں کو عبرت ہوتی ہے تو یہ چیزیں پیش آتی رہی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں

ایک واقعہ

اور ایک دفعہ کا واقعہ آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے سڑک پر تو وہاں دیکھا کہ ایک آدمی نشہ میں جھوم رہا ہے اور وہ گرنے لگا تو انھوں نے فرمایا کہ ویحک یا ویلک اور پھر فرمایا علٰی وَجْهِكَ اپنے مُنہ کے بَل گر اور پھر اُس کے کوڑا بھی لگایا اور یہ کہا صبیاننا صیامٌ ہمارے تو بچّوں نے بھی روزہ رکھ رکھا ہے اور تو اس حال میں ہے تو جب ایسے واقعات دیکھنے میں آئے تو سزا بڑھا کر اور کر کے یہ بندش کر دی گئی جبکہ پہلے ایسا تھا کہ جس کے جو ہاتھ میں آئے وہ مارے، جوتا مارے، کوئی چادر مارے، کوئی رومال مارے، کوئی مُکا مارے، کوئی تھپڑ مارے مگر بعد میں یہ کوڑے ہوگئے مگر اس احتیاط کے ساتھ اس کے علاوہ کوڑے نہیں ہیں اسلام میں

مارشل لاء یا انگریزی کوڑا اسلام میں نہیں ہے

ایسے کوڑے ہیں ہی نہیں کہ جن میں خُون نکل آئے۔ خُون نکل آنے والی بات تو ایسی صُورت میں ہے جہاں کہیں ایسی مار کی اجازت دی گئی ہے اور وہاں صراحت کی گئی ہو کہ اتنا مارا جائے کہ خُون نکل آئے۔

بے نمازی کی سزا

مثلاً کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا تو اُسے قید کر دیا جائے گا، گرفتار کر لیا جائے گا، اگر پھر بھی نہ پڑھے تو مارا جائے گا اتنا کہ خُون نکل آئے ورنہ نہیں تو جہاں ایسی سزا دی جاتی ہے وہاں صراحت کی جاتی ہے اس جُرم پر ایسے مارا جائے گا، ویسے بالکل اجازت نہیں ہے اس کی کہ خُون نکل آئے۔ امام طحاویؒ نے نبیذ کے واقعات بہت زیادہ نقل کیے ہیں اور پھر یہ بحث کی ہے۔

ایک ضروری مسئلہ

اور اس مسئلے کو سمجھ بھی لینا چاہیے کہ انگوری شراب جو ہے یہ قطعی حرام ہے اس کی حُرمت کا انکار یہ کُفر ہے اسے ہی عربی میں "خمر" کہتے ہیں، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حرمت الخمر وما بالمدینة خمر شراب حرام کی گئی اور مدینہ میں شراب تھی ہی نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انگوری شراب نہیں تھی ویسے تو تھی پیا کرتے تھے لوگ اور نشے کی حد تک پہنچا کرتے تھے اور پھر حرام جب ہُوئی ہے تو پھر وہ بہا دی گئی ایسے بہائی گئی کہ سڑکوں پر بہہ گئی، گلیوں میں بہہ گئی فی سکک المدینہ تو اصل میں جس کی حُرمت قطعی ہے اور جس کی حُرمت کا انکار کُفر ہے اور اگر کپڑے کو لگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اس کو دھونا چاہیے وہ انگوری شراب ہے اور دوسری چیزوں سے جو نشے کی چیز بنائی جاتی ہے تو وہ اُس مقدار میں بطور دوا استعمال کر سکتا ہے

آدمی کہ جو نشہ تک نہ پہنچائے ڈاکٹر بھی اتنا ہی بتاتے ہیں اور اتنا ہی ملاتے ہیں الکوحل وغیرہ۔

انگوری الکوحل ناجائز ہے

یہ اگر انگوری ہے تو بھی ناجائز ہے اور ناپاک ہے یہ انگوری نہیں ہوتا وہ تو بہت مہنگی چیز ہے یہ دوسری چیزوں سے بنا ہوتا ہے اس میں حکم یہ ہے۔

نشہ اور ائمہ کرام کی تحقیقات

یہاں ائمہ کرام کی اپنی اپنی تحقیقات ہیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شراب کے علاوہ جو نشے کی چیز کوئی استعمال کر رہا ہے تو اُس کا اس حد تک استعمال جائز ہے جس حد تک تقویت کا باعث بن جائے جیسے کہ نبیذ میں نے عرض کیا جزء تھا اُن کی زندگی کا اُس کا استعمال اس حد تک جائز ہے جس حد تک جسمانی تقویت کا باعث بنے اور اگر نشے کی حد تک پہنچ جائے تو وہ جائز نہیں ہے۔ معلوم ہُوا کہ وہ گھونٹ جس گھونٹ سے نشہ شروع ہُوا ہے اُس گھونٹ سے حُرمت شروع ہوگئی۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں الجرعۃ التی اسکرتک مگر اس سے پہلے پہلے منع نہیں ہے خود صحابہ میں یہ استعمال ہوتی تھی وہ واقعات میں بہت سارے آپ کو سُنا چکا ہوں تو وہ گھونٹ جس کے بعد نشہ شروع ہُوا وہ حرام ہے اُس سے کم پہ وہ فرماتے ہیں منع نہیں ہے دیگر ائمہ کرام سارے کے سارے امام مالک، امام شافعی، امام حنبل اور امام اعظم کے بڑے جلیل القدر شاگرد امام ابُویُوسُفؒ امام محمد رحمۃ اللہ علیہم سارے کے سارے یہ کہتے ہیں ما اسکر کثیرہٗ فقلیلہٗ حرام۔ یہ حدیث میں آگیا ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے تو تھوڑی بھی اُس کی حرام ہے تو استعمال نہ کرے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ انگوری ہو، غیر انگوری جو ہے اُس کا بھی اُن کے نزدیک یہی حکم ہے کہ زیادہ پینے سے اگر نشہ ہوتا ہے تو قلیل بھی حرام ہے تھوڑی بھی اُس کی حرام ہے نہ پیئے تو اسی پر عمل ہو رہا ہے (ہمارے علاقوں میں) یعنی فتوٰی اِسی پہ ہے ... لیکن اگر عرب ممالک میں جہاں نبیذ اُن کی غذا کا جزء چلا آرہا ہے وہاں ایسے ہوجائے تو نبیذ پئیں وہ لوگ تو نہیں روکا جاسکتا پی سکتے ہیں مگر اس طرح پئیں گے جیسے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم زیادہ تر اسی طرح پیا کرتے تھے صُبح پانی میں ڈال دیتے تھے کھجوریں شام کو وہ استعمال فرما لیتے تھے اور شام کو ڈال دیتے تھے کھجوریں صُبح استعمال فرما لیتے تھے تو یہ بلا شُبہ بالکل جائز ہے اس میں کسی قسم کے شُبہ کی چیز نہیں ہے اور یہ بھی تقویت پہنچائے گا تو اس میں تو کوئی ہے ہی نہیں رُکاوٹ۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ تیز ہوجائے اتنی تیز ہوجائے کہ نشہ کرنے لگے اگر اس حد تک پہنچ گئی تو سب ائمہ کرام یہ کہتے ہیں تھوڑی بھی نہ پیے اس میں سے چکھے بھی نہ۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ نہیں، پی سکتا ہے اور اس کو اپنی

عادت کا خود پتا ہوگا کہ کتنی دیر بھیگی ہوئی نبیذ وہ پی سکتا ہے یہ اُس کو خود پتا ہے۔ نشے سے کم کم پینا چاہے تو پی سکتا ہے۔

تائید مگر احتیاط

تائید کے لیے جہاں تلاش کیے گئے واقعات تو تائید امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہوتی ہے۔ لیکن احتیاط جہاں تک دیکھی جائے تو احتیاط اسی میں ہے کہ . . .

سپرٹ کا حکم

لہٰذا الکوحل وغیرہ جن دواؤں میں ڈال دی جاتی ہے . . . . تو اس میں جواز ان (امام اعظم) سے لیا جاتا ہے مگر اُن کے ہاں بھی شرط یہی ہے کہ انگوری نہ ہو، انگوری سے اگر اور اس سے الکوحل بنی ہوئی ہے، سپرٹ بنی ہوئی ہے تو وہ منع ہوگی، وہ ناپاک ہوگی، کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک کرنا چاہیے اور یہاں دیگر ائمہ کا کا قول لیں گے تو پھر ڈاکٹری دواؤں کا معاملہ تو بہت مشکل ہوجاتا ہے اس میں تو وہ حرام کہنی پڑیں گی تو آج دُنیا میں جو عمل ہے وہ امام اعظمؒ کے قول ہی پر ہے یہ حصہ کیونکہ ایسا آگیا تھا تو مجھے خیال آیا کہ وضاحت کردوں اور اس کا حوالہ بھی بتادوں کہ یہ مسائل سب سے زیادہ تفصیل سے کس نے دیئے ہیں سب سے زیادہ تفصیل سے امام طحاویؒ نے طحاوی کے دوسرے حصہ کے آخر میں کئی ورق میں ان کا ذکر فرمایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح راہ پر چلائے۔

اہم اعلان

مسلسل گرانی کے سبب عرصہ سے ایک بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ماہنامہ انوارِ مدینہ کے سالانہ نرخ میں اضافہ کردیا جائے مگر حتّی المقدور اس فیصلہ کو مؤخر کیا جاتا رہا۔ اب حال ہی میں ڈاک خرچ کے ساتھ کاغذ کی قیمت کے غیر معمولی اضافہ نے نرخ میں اضافہ ناگزیر کردیا ہے لہٰذا اپنے ماہنامہ کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھنے کی خاطر اس کا سالانہ چندہ ماہ رواں سے ۱۳۰ روپے سالانہ سے بڑھا کر ۱۵۰ روپے کردیا گیا ہے قارئینِ کرام اور ایجنسی ہولڈرز نوٹ فرمالیں